Adarts HRA-3/79

ضبط و ترتیب
ادارۂ الحق

ارشادات حضرۃ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ

ختمِ بخاری شریف

۲۳ رجب کو دارالحدیث میں بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھ کر حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے حسب ذیل ارشادات سے حاضرین اور فارغ ہونے والے فضلاء کو نوازا اس تقریر کو مولانا محمد ابراہیم مردانی مدرس دارالعلوم نے مرتب کیا۔

" ادارہ "

اما بعد فان اصدق الحدیث کتاب اللہ واحسن الھدی ھدی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ وبالسند المتصل الی الامام الحافظ امیر المؤمنین فی الحدیث ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن مغیرۃ۔ باب قول اللہ عزوجل ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ وان اعمال بنی آدم یوزن ...

.... کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن۔ الحدیث۔

محترم بزرگو! جس وقت میری صحت اچھی تھی تو ختم یا افتتاحِ بخاری کے وقت کچھ معروضات پیش کرنا تھا۔ الحمدللہ کہ حدیث مبارک کے پاک الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں: سبحان اللہ وبحمدہٖ —— سبحان اللہ العظیم۔ یہ دو کلمے ہیں کہ رحمان کو جس کی صفت رحمانیت ہے یہ کلمات ان کو بہت قریب ہیں۔ ان کا پڑھنے والا بھی رحمان کے نزدیک بہت محبوب ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ یہ دو کلمے ہیں بمعنی کلام ہے یا کلمتان ظاہر یہ ہے۔ اگرچہ اور بھی توجیہات ہیں اللہ ہر عیب سے پاک ہے۔ اور ہر صفتِ کمال کے ساتھ متصف ہے، اللہ عظمت و بزرگی کا مالک ہے جتنی بزرگیاں عالم میں ہیں مخلوقات میں ہیں، یہ تمام منجانب اللہ ہیں، مخلوقات کا کچھ بھی نہیں ہے۔ بخشش و مغفرت اسکو محبوب ہے۔ جب اللہ کو یہ دو کلمے محبوب ہیں تو جب پڑھنے والا اس کا نماز کے بعد یا ویسے راستہ میں جاتے ہوئے پڑھا کرے تو یہ شخص بھی اللہ کو محبوب ہوگا۔ یہ کلمات میزان میں بہت بھاری ہوں گے۔ وزن میں بھاری ہوں گے۔ آپ نے وہ حدیث پڑھی ہے کہ ایک قرطاس پر لاالٰہ الا اللہ ہوگا وہ میزان میں قیامت کے دن ڈالا جائے گا۔ دوسرے پلڑے میں کتابوں کی بڑی بڑی جلدیں رکھی جائیں گی مگر وہ اس پر بھاری ہوگا، اسی طرح یہ سبحان اللہ وبحمدہٖ ہے۔ اس کا وزن قیامت کے دن بھاری ہوگا۔ انسان کے تمام اعمال قول ہو یا

فعل ہو وہ تو سے جائیں گے۔ انسان جو تلفظ کرتا ہے یہ انسان کا فعل ہے۔ تو یہ بھی تولا جائے گا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ ملفوظ بہرحال خود ہو لیکن تلفظ اس کا اس کے ساتھ تعلق ہے۔ یہ حادث ہے وارد حادث ہوتا ہے۔ اور مورود بہرحال خود قدیم ہوتا ہے۔

ثقیلتان فی المیزان خفیفتان علی اللسان - بہت آسان ہیں زبان پر یعنی ان کی ادائیگی زبان پر بہت آسان ہے*قراء کے نزدیک اسکی جو ادائیگی ہے وہ بہت آسان ہے۔

محترم بھائیو! سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ یہ بخاری کی آخری حدیث ہے بخاری شریف وہ کتاب ہے کہ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری۔ قرآن وحی متلو ہے اور بخاری و دیگر کتب احادیث وحی غیر متلو ہے۔ وحی دونوں ہیں۔ قرآن وحی متلو ہے جس کے معانی مضامین ترتیب الفاظ کا مرتب اللہ تعالیٰ خود ہیں تو وہ قدیم اور متلو ہے۔ اور نماز میں اس کے پڑھنے سے نماز درست ہے۔ اور وحی غیر متلو کے معانی مضامین من جانب اللہ ہیں لیکن ترتیب والفاظ پیغمبر کے ہوتے ہیں، اب روایات میں جس کو ہم دین کہتے ہیں جو کہ پیغمبر سے نقل ہے۔ آج ہم تک دین پہنچا ہے۔ امام بخاریؒ تک پہنچا ہے۔ اور مصنفین تک پہنچا ہے۔ تو امام بخاریؒ نے وہ تمام شرائط اپنی کتاب کے اندر ملحوظ رکھی ہیں۔

ما رواہ عدل تام الضبط بسندٍ متصل خالیاً عن الشذوذ والعلۃ - یہ کہ راوی و شاگرد و استاذ کے مابین ملاقات صحیح سے بھی تو معلوم ہوتا ہے اگرچہ ایک دفعہ ملاقات ہو لیکن علماء نے تتبع کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نہیں طویل الملازمۃ مع الشیخ ہو۔ ہر شاگرد اپنے شیخ کے ساتھ طویل الملازمۃ ہو۔ امام مسلمؒ بھی یہ کہتے ہیں کہ ما رواہ عدل تامُ الضبط بسندٍ متصلٍ خالیاً عن الشذوذ والعلۃ۔ لیکن امام مسلمؒ امکانِ ملاقات استاذ شاگرد میں کافی سمجھتے ہیں جب دونوں ہم عصر ہوں۔ اگر ملاقات انکی یقیناً ثابت نہیں لیکن ہم عصر ہیں امکانِ ملاقات موجود ہو تو اس کو اتصال پر حمل کرتا ہے۔ اور اس کا اندراج کرتا ہے۔

بہرتقدیر بخاری شریف تمام صحاح اور تمام احادیث کی کتب میں اصح الکتب بعد کتاب اللہ۔ اور بخاری یہ وہ کتاب ہے کہ امام محمد بن احمد مروزیؒ ایک عالم اور بہت بڑے محدث ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ میں رکن اور مقام ابراہیمؑ کے مابین بیٹھا تھا کہ مجھ پر غنودگی سی طاری ہوگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ بے حد خوشی حاصل ہوئی کہ یا اللہ مجھے یہ موقع ملا۔ حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ اے مروزی تم شافعیؒ کی کتاب کب تک پڑھو گے۔ تا کہ اسکو پڑھو گے۔ میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے۔ محمد بن احمد مروزی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ کی کتاب کونسی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: الجامع الصحیح البخاری۔ امام بخاریؒ کی کتاب جامع صحیح آٹھ انواع حدیث اور اقسام پر مشتمل ہے۔ تو حضورؐ نے اس کو اپنی کتاب کہا۔ اپنی طرف منسوب کیا۔

یہ کتنی بڑی شرافت ہے۔ کتنی بڑی عظمت اور عزت ہے۔ ٹھیک ہے قول فعل تقریر وقوف احادیث میں یہی بیان ہوتا ہے۔ لیکن صحیح سند کیساتھ جو بیان امام بخاریؒ نے کیا ہے۔ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں اپنے ایک غلام محمد بن احمد مروزی کو فرماتے ہیں کہ تم کب تک امام شافعیؒ کی کتاب پڑھوگے۔ میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے۔ تو یہ یقینی شے ہے۔ آپ نے شمائل میں پڑھا ہے۔ من رآنی فی المنام فقد رآنی یا فقد رأی الحق۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نے خواب میں دیکھا وہ بالکل صحیح ہے۔ اللہ نبوت کا حافظ ہے۔ خواب اور بیداری میں شیطان آپ کا متمثل نہیں ہو سکتا۔ شکل پیغمبر میں نہیں آسکتا۔

میرے محترم بھائیو! بخاری کا مقام اتنا بلند ہے۔ تقریباً چھ لاکھ احادیث سے اس کا انتخاب ہوا ہے۔ غالباً سات ہزار دو سو چوہتر (۷۲۷۴) احادیث غالباً امام بخاریؒ نے چھ لاکھ سے انتخاب کر کے اس میں جمع کی ہیں۔ اس میں اگر تعلیقات شمار کی جائیں تو نو ہزار بنتی ہیں۔ کچھ اوپر۔ اور اگر اس سے مکررات نکالے جائیں تو چار ہزار سے بھی کم بنتی ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ کتاب اس بڑے ذخیرے سے جو کہ میرے پاس ذخیرۂ احادیث تھا یہ میں نے اس سے منتخب کیا ہے۔ سولہ سال میں اس کو مکمل کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ امام بخاریؒ جیسے حافظے کا مالک کہ ابھی بچپن کی عمر ہے، درسِ حدیث میں شمولیت کرتے ہیں۔ پرانے زمانے میں درسِ حدیث جہاں ہوتا تھا۔ اس میں مسلمانوں کا جم غفیر جمع ہو جاتا تھا۔ چار چار ہزار افراد امراء وزراء اور دولتمند جب ان کو یہ پتہ چل جاتا تھا کہ فلاں جگہ احادیث کا بیان ہوتا ہے۔ فلاں جگہ بخاری کا ختم ہے جیساکہ آج ہمارے معزز مہمان شاید انہوں نے اخبار میں دیکھا ہوگا۔ اس شوق سے اس گرمی میں آپ کے ملاقات اور بخاری کی ایک حدیث سننے کیلئے آئے ہیں۔ تو اس زمانے میں یہ عام جذبہ تھا۔

—— تو امام بخاری دس بارہ سال کے ہیں کہ درس میں شامل ہوئے تھے۔ طلباء ان پر ہنستے تھے، کہ جاؤ کھیلو، آپ اس درس میں کیا کرتے ہیں۔ پھر آپ تو لکھتے بھی نہیں۔ آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔ تو آپ نے درس کے ساتھیوں کو آواز دی کہ آؤ سن لو۔ میں نے سولہ دن شرکت کی ہے اس درس میں اس میں کتنی احادیث ہوئی ہیں۔؟ دس پندرہ ہزار احادیث ہوتی تھیں۔ اب جو طریقہ ہے درسِ حدیث کا اس میں لفظی تحقیق، فقہی تحقیق، صرف نحوی تحقیق یہ تمام اس میں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ہم عجم ہیں اور ہماری زیادہ تر مناسبت اور الفت عربی کے ساتھ نہیں۔ مگر وہ تصحیح سند کیا کرتے تھے۔ اتصالِ سند کیا کرتے تھے، اسے سرد الحدیث کہا جاتا ہے۔ استاد یا شاگرد عبارتِ حدیث پڑھتے تھے اور اس کو سنتے تھے کہ ہمارا اس حدیث میں حضورِ اقدسؐ کے ساتھ اتصال آجائے۔ آج میں کہتا ہوں کہ حدثنا اور رسول اللہؐ سے نقل کرتا ہوں۔ تو میں نے حضورؐ سے کہاں سنا ہے۔ میرے اور حضورؐ کے درمیان تو چودہ سو سال ہیں۔ تو درمیان میں رواۃ ہیں، استاذ ہیں جن یا حدثنا

جولاتے ہیں یہ رواۃ وسائط ہیں اس لئے کہ دریا سے جب آپ اپنے کھیت کو پانی لاتے ہیں تو ندی کھودتے ہیں، نہر کھودتے ہیں تب اس ندی میں پانی آتا ہے۔ اور اس سے کھیت سیراب کرتے ہیں۔

تو اللہ کا علم وحی آپ سے جبرئیل کو جبرئیل سے رسول اللہ کو اور آپ سے حضرۃ ابوبکر صدیق اور دیگر ایک لاکھ دس ہزار کم وبیش صحابہ کرام موجود جنہوں نے رؤیت کی ہے، جنہوں نے مجلس میں شرکت کی ہے۔ اور ان سے نیچے جو رواۃ ہیں الی یومنا ھٰذا۔

تو میرے محترم ساتھیو! پندرہ ہزار احادیث سولہ دن میں ہوئی تھیں اور امام بخاری نے فرفر انکو سنا دیں۔ اللہ کو یہ منظور ہے کہ یہ قرآن محفوظ رہے۔ اور احادیث بھی محفوظ رہیں۔ ورنہ اس دورِ فتن میں جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس سے پہلے دور انگریزوں کا گزر چکا ہے، جو قرآن وحدیث دنیا سے مٹانا چاہتے تھے۔ اس قرآن وحدیث کا ایک حافظ ایک طالب اور ایک محب بھی نہ ہوتا، نہ یہ مدارس ہوتے اور نہ یہ طالب علم ہوتے اور نہ یہ ہمارے ممبران صاحبان اور چندہ دہندگان ہوتے اور نہ طلباء کے سرپرست اور طلباء سے محبت رکھنے والے، ان میں سے ایک بھی نہ ہوتا۔ لیکن اللہ جل مجدہٗ کو یہ منظور تھا۔ کہ یہ قرآن مجید محفوظ رہے۔ اس کے لئے چودہ لاکھ سے زیادہ حفاظ پیدا کئے اور اللہ کو یہ منظور تھا کہ یہ حدیث محفوظ رہے۔ تو ہزاروں کی تعداد میں اللہ نے حدیث کے فہم اور دفاع کیلئے افراد پیدا کئے۔ اس کے خادمان پیدا کئے اس کے یاد کرنے والے پیدا کئے۔ اس کی اشاعت کرنے والے پیدا کئے اور اس پر جانی ومالی قربانی دینے والے پیدا کئے۔ ہر قسم جان نثاری کرنے والے پیدا کئے۔ اور یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ پرانے زمانے میں جب ایک پیغمبر ہوتا تھا تو اس کے تشریف لے جانے کے بعد دوسرا پیغمبر آتا تھا۔ تو وہ حدیث یا وہ کتاب متغیر اور تبدیل ہوتا تھا۔ حضور اقدس ؐ کے بعد تو قیامت تک دوسرا پیغمبر نہیں۔ تو قرآن واحادیث اللہ نے محفوظ کئے۔ تو امام بخاریؒ نے پندرہ دن تک روزانہ ایک ہزار احادیث یاد کیں۔ اور یہ اس وقت دس گیارہ سال کا بچہ تھے۔

تو زمانہ شیخوخت اور کہولت میں کیا حالت ہوگی۔ بیکندی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دوست مہمان آیا، حدیث کا سبق ہو رہا تھا، جب طالب علم چلے گئے تو بیکندی نے ان کو کہا کہ اگر تم ذرا پہلے آتے تو میں آپ کو ایک طالب علم دکھاتا کہ ابھی تک اس کی داڑھی نہیں آئی ہے۔ اس کو ستر ہزار احادیث یاد ہیں۔ اور ہمیں ایک بھی حدیث یاد نہیں۔ لیکن ہمارے لئے اللہ جل جلالہٗ نے جب سینہ کا حفاظت نہ ہوا، دماغ سے حفاظت نہ ہوا۔ تو کاغذمیں اور کتابوں میں حفاظت کا انتظام کیا طالب علم کے بغل میں بخاری ہے۔ پرانے زمانے میں ایسا نہ تھا۔ بہرتقدیر امام بخاریؒ کا طالب علمی کے زمانہ میں فہم اور حافظہ تھا۔ اور

یہ ذکاوت تھی، اور آپ جب کتاب بخاری کی تالیف و ترتیب کرتے ہیں، تو سولہ سال میں۔ ہم تو تین چار مہینے میں اسکو ختم کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم کو سب کچھ آگیا۔ عالم فاضل ہوگئے۔ جب سولہ سال میں آپ نے احادیث اور تراجم باندھے ہیں اور جمع کئے ہیں تو اگر ہم ساٹھ سال تک اس کو بار بار غور سے پڑھیں تب بھی حق ادا نہ ہوگا۔ اساتذہ نے تو ہم کو ایک طریقہ بتلایا کہ حدیث سے مسئلہ ایسا نکلتا ہے، اور تراجم ابواب میں ان کو اشارہ ہے۔ لیکن آگے اب یہ ہمارا اور آپ کا کام ہے کہ ہم اس پر غور کرتے رہیں۔

بہر تقدیر بھائیو! امام بخاریؒ جب یہ کتاب لکھتے تھے تو ہر حدیث کے لئے غسل فرماتے، پھر عطر لگاتے، پھر اس کے بعد دو رکعت استخارے کے نفل ادا فرماتے اور مکہ معظمہ میں جب ہوتے تو ابواب اور تراجم مقام ابراہیم کے پاس لکھتے۔ دو رکعت پڑھتے پھر مراقبہ ہوتے اس کے بعد اندراج کرتے۔ حدیث کا اندراج اس طریقہ سے ۶ لاکھ احادیث سے انتخاب ہوا۔ اس کتاب کو اللہ جل مجدہٗ نے بہت شانِ مقبولیت دی ہے۔

حدیث و قرآن کی برکات و انوار جہاں پر حدیث اور قرآن پڑھایا جاتا ہو تو وہاں پر انوار و برکات نازل ہوتے ہیں جہاں قرآن مجید پڑھایا جاتا ہو اس جگہ سے انوار شعاعِ شمس کیطرح نکلتے ہیں، سورج کی طرح شعاع قاری اور سامع پر پڑتے ہیں۔ اور جہاں حدیث پڑھائی جاتی ہے وہاں انوار چاند کی مانند شعاع گرتی ہیں اسی طرح شعاع حدیث مبارک جس مجلس میں ہوں، اور حدیث کے پڑھاتے وقت ہوتی ہیں۔ حضرۃ شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ صوفی اور بہت بڑے عالم گزرے ہیں، انہوں نے وصیت کی کہ جب موت کا وقت آئے تو اپنے شاگردوں سے فرمایا۔ کہ آپ بخاری شریف کی احادیث میرے سامنے تلاوت کرتے رہیں۔ میری نزع کے وقت احادیث کی تلاوت شروع کریں۔ تو میرے ذہن میں اس وقت یہ بات آئی کہ آپ نے کہا کہ میرے پاس حدیث کی تلاوت کریں اور یہ نہ فرمایا کہ قرآن کی تلاوت کریں تو فوراً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ قرآن پاک کی تجلیات جلالی ہیں۔ جلالی شعاع ہیں۔ اور حدیث کی تجلیات جمالی ہیں وہ شعاعِ قمر کی طرح ہیں۔ اور حالتِ نزع میں جمال کی ضرورت زیادہ ہے۔ اس لئے کہ یہ سخت وقت ہے۔ خیر جو بھی لطیفہ ہو مجھے اس کا کوئی خاص علم نہیں۔ ویسے میرے ذہن میں یہ بات آئی۔

طلب علم کی راہ کا اجر بھائیو! یہ آپ تمام اور خاصکر اس وقت جو مہمان آئے ہیں گاؤں سے تو بھائیو حدیث ہے کہ من سلك طريقا يطلب فيه علماً سهل الله له طريقاً الى الجنة ۔ (الحديث)

کہ جس نے علم کے لئے راستہ طے کیا، علم کے راستہ پہ چلا، اس دارالعلوم کو آئے، اپنے گھر سے آیا، اپنے گھر اور دکان سے آیا۔ اپنے گاؤں سے آیا۔ کماً کیفاً جیسا بھی ہو۔ اس نے سلوک طریق کیا۔ تو اللہ اس پر جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔ آپ تو ہر روز اور آج ہمارے یہ مہمان بھی اس وقت تمام طالب علم ہیں بخاری شریف کے اور بخاری کی آخری حدیث کے۔ اللہ جنت کا راستہ ان تمام کیلئے آسان کر دے۔

حدیث کے پڑھتے وقت انوار اور برکات نازل ہوتی ہیں۔ قرآن کے پڑھتے وقت انوار و برکات نازل ہوتی ہیں۔ جہاں بخاری کا ختم ہوتا ہے یا ہو جائے وہاں بہت سے مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ طاعون جیسی وبا اور بہت سی بیماریاں اللہ تعالیٰ ختم بخاری کی برکت سے دور کر دیتا ہے۔ جب بارش نہیں ہوتی اور ختم بخاری ہو جائے تو اللہ تعالیٰ باران رحمت نازل فرماتے ہیں۔ شیخ جمال الدینؒ فرماتے ہیں کہ میرے استاد شیخ اثیر الدین فرماتے ہیں کہ: میں نے ۱۲۰ دفعہ ختم بخاری شریف کیا اور اللہ نے مجھ کو مقاصد میں کامیابی دی اور اللہ نے میری مشکل حل فرما دی۔ پھر خاصکر احادیث کیلئے جنہوں نے تکلیف اٹھائی، بھائیو آج آپ بہت خوش ہیں۔

صحابہؓ کا ذوق حدیث حضرت ابوایوب انصاریؓ نے دس سال حضورؐ کی خدمت کی ہے حضورؐ کے خادم حاضر باش ہیں مگر آپ نے جب حضورؐ کے وصال کے بعد سنا۔ کہ مصر میں ایک صحابی ہے۔ اس کے پاس ایک حدیث ہے۔ جو کہ میں نے اپنے کانوں سے نہیں سنی ہے۔ تو علو سند کیلئے حضرت ابوایوب انصاریؓ مدینہ منورہ سے مصر روانہ ہوتے ہیں۔ چالیس دن کا سفر طے کرتے ہیں۔ پیدل سفر کیا کہ میں مدینہ منورہ سے ایک حدیث کیلئے آیا ہوں۔ جو آپ کے پاس ہے۔ سنا دیجئے تاکہ میری سند متصل اور عالی ہو جائے۔ انہوں نے آپ کو وہ حدیث بیان کی اللہ فی عون العبد مادام العبد فی عون اخیہ۔ اللہ اس وقت تک اپنے بندہ کی امداد کرتا ہے جب تک بندہ دوسرے بندوں کی مدد کرتا رہے۔ تم دوسرے بندوں کی مدد کرو۔ دوسرے انسان کی مدد کرو۔ اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ تم اپنے آپ کو بھوکا رکھو، پیاسے رہو۔ اپنے آپ پر تکلیف اٹھاؤ اللہ جل جلالہ آپ کی تمام ضروریات پوری کریں گے

محترم بھائیو! طالب علم کیلئے ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور طالب علم کس کو کہتے ہیں۔ آپ تو اصطلاحی طالب علم ہیں اور جو ہمارے بزرگ ہیں ہمارے ساتھ امداد کرتے ہیں، ہم سے محبت کرتے ہیں۔ ہمارے لئے گھروں سے آتے ہیں۔ یہ بھی طالب علم ہیں، ان کے لئے بھی ملائکہ پر بچھاتے ہیں احترام کے طور پر انکے لئے بھی یہ خوشخبری ہے۔ من سلک طریقاً یطلب فیہ علماً سھل اللّٰہ لہ طریقاً الی الجنۃ۔ آپ تقریباً سو ڈیڑھ سو طلباء نے ختم بخاری کیا تو یہ گویا تقریباً ڈیڑھ سو ختم جمع ہو گئے۔ تو آپ کی دعائیں اپنے حق

اپنے والدین اور ہمدردوں کے حق میں اپنے خیر خواہوں کے حق میں اور دین کے خادموں کے حق میں بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ اللہ بہت مہربان ہے۔ وہ ہمارے نقائص کو نہیں دیکھتے۔ بہرتقدیر بھائیو! مختصراً عرض ہے کہ میرا تو بیماری کی وجہ سے کوئی خاص حصہ خدمت کا اس سال بدقسمتی سے نہیں۔ اور التجا کرتے ہیں، امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس خدمت پر دوبارہ کامیاب وسرفراز فرمائے۔

سند حدیث بہرتقدیر بخاری شریف میں نے حضرت شیخ الاسلام والمسلمین مجاہد اعظم حافظ الحدیث صدر المدرسین بدار العلوم دیوبند حضرت مولانا وبالفضل اولنا حضرۃ مولانا حسین احمد صاحبؒ سے پڑھی ہے۔ بخاری شریف اور ترمذی کا زیادہ حصہ حضرۃ مدنیؒ سے دیوبند میں پڑھا ہے۔ حضرۃ مدنیؒ حدیث کے امام تھے حافظ الحدیث تھے، اور صاحب الکرامات تھے، ولی اللہ تھے۔ ان کی کرامت کی بڑی نشانی یہ ہے کہ اس پاکستان میں تقریباً جتنے مدارس ہیں ان میں آپ کے تلامذہ ہی خدمت دین میں مشغول ہیں اور دین کی اشاعت کرتے ہیں۔ حضرۃ مدنیؒ مدینہ طیبہ میں درس حدیث دیتے تھے، ان کو معلوم ہوا کہ ان کے استاد حضرۃ شیخ الہندؒ گرفتار کئے گئے تو اس وقت کی حکومت کو کہا کہ جس دفعہ کے تحت آپ نے میرے استاد کو گرفتار کیا ہے۔ میں بھی اسی دفعہ کا مجرم ہوں۔ تو اپنے آپ کو ان کے ساتھ مالٹا کی جیل میں شریک کرلیا۔ حافظ ایسا تھا کہ بخاری شریف آپ کو متن سند کے ساتھ یاد تھی۔ لیکن اخفاء کیا کرتے تھے یہ ظاہر نہ کرتے تھے۔ کہ کسی کو معلوم ہو جائے۔ جس وقت بخاری پڑھاتے تھے۔ اپنے سامنے قسطلانی رکھتے تھے۔ وہ فرماتے تھے: خلق الانسان من عجل۔ آپ جو سبق پڑھاتے آپ کی تقریر تشریح آپ کی متانت آپ کی سنجیدگی میں فرق نہیں آتا تھا۔ بڑے اطمینان سے آپ حق حدیث ادا کرتے تھے۔

بہرتقدیر حضرۃ مولانا مدنی نے حضرۃ شیخ الہندؒ حضرۃ مولانا محمود الحسن جن کا قرآن پاک کا ترجمہ اردو میں بھی موجود ہے اور فارسی میں بھی ترجمہ شیخ الہند ہوا ہے بہت بڑا تبحر علمی اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا تھا۔ آزادی ہند میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ تو حضرۃ مدنیؒ نے بخاری شریف اور ترمذی شریف حضرۃ شیخ الہندؒ سے پڑھی ہے۔ یہ دیوبند کے پہلے طالب علم ہیں۔ استاذ کا نام بھی محمود ہے اور شاگرد کا نام بھی محمود حسن جو کہ آگے چل کر حضرۃ شیخ الہند ہو گئے۔

حضرۃ شیخ الہندؒ نے بخاری اور ترمذی حضرۃ مولانا محمد قاسمؒ بانی دار العلوم دیوبند سے پڑھی ہیں۔ حضرۃ مولانا محمد قاسمؒ بانی دار العلوم دیوبند پاکستان اور ہندوستان بلکہ اسلامی ممالک میں جہاں علوم دینیہ آپ دیکھتے ہیں جہاں علماء آپ دیکھتے ہیں جہاں پر زمرۂ اہل حق ہے یہ تمام فیض حضرۃ مولانا محمد قاسم صاحب کا ہے

ان کا تمام وقت کچھ تو جہاد میں کچھ تدریس میں کچھ مناظروں میں گزرا۔ حضرۃ مولانا محمد قاسمؒ نے حضرۃ مولانا شاہ عبدالغنی مجددیؒ مہاجر مدنی سے بخاری اور ترمذی شریف پڑھی ۔ اور ان سے اجازت لی ہے ۔ یہ شاہ عبدالغنی مجددی شاہ ولی اللہ کے بیٹے نہیں بلکہ یہ حضرۃ مجدد الف ثانی کے نواسے ہیں اور مہاجر مدنی ہیں ۔ حضرۃ مولانا شاہ عبدالغنی مجددیؒ نے بخاری اور ترمذی حضرۃ مولانا محمد اسحاق صاحبؒ سے پڑھی ہے ۔ حضرۃ مولٰنا محمد اسحاق صاحب نے حضرۃ مولانا شاہ عبدالعزیزؒ سے بخاری و ترمذی پڑھی اور شاہ عبدالعزیز نے شاہ ولی اللہ سے اور حضرۃ شاہ ولی اللہ نے شیخ ابو طاہر مدنی اور شیخ ابو عبداللہ مکی سے ایک استاد مکہ کے ہیں اور دوسرے مدینہ کے آپ نے ترمذی کی ابتداء میں شیخ ابو طاہر کا نام دیکھا ہے ۔ اور بخاری کے خطبہ میں جو حاشیہ لگا ہے اس سند لکھا ہے ۔ وہاں سے بخاری تک سند چلتا ہے ۔ اور بخاری و ترمذی کے بعد سند حضور اقدس صلعم تک کتاب میں ہر حدیث کے متن سے پہلے مذکور ہے ۔ حضورؐ نے عام طور سے حضرت جبرئیل علیہ اسلام سے لیا ہے ۔ اسے بقولہٖ رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم آمین ۔ اور حضرت جبرئیل نے اللہ جل مجدہٗ سے لیا ہے ۔ تو آج جو حدیث آپ نے سنی اس کا سند اللہ تک پہنچا ۔ کس سے ہم نے سنا ؟ کون راوی ہے ؟ کس سے یہ بات کرتا ہے کس سے نقل کرتا ہے ۔ یہ سند ہے یہ اجازت حضرۃ مدنیؒ نے شفقت کی بناء پر دی اور اسے مقید کیا تھا کہ جب تک آپ کا یقین نہ آئے ، کسی حدیث کا مطلب نہ پڑھائیں۔

زریں نصائح اس پر آپ مغرور نہ ہوں کہ میں نے دورہ پڑھ لیا میں تو فارغ ہو گیا ، مولوی بن گیا ۔ امام ابو حنیفہؒ اپنے فضلاء کو فرمایا کرتے تھے کہ آپ لا ادری پر ناراض نہ ہوں ۔ کہ کوئی عیب نہیں کہ آپ سے شخص پوچھے کہ فلاں مسئلہ کیسا ہے ؟ آپ کہہ دیں کہ لا ادری مجھے نہیں آتا ۔ امام مالک سے چالیس مسائل کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے چھتیس مسائل میں لا ادری فرمایا ۔ تو جب تک تمہیں یقین نہ ہو ۔ اس وقت تک یہ کہہ سکتے ہیں کہ لا ادری ۔ تکلف سے اپنے آپ کو عالم نہ بنائیں ۔ جب آپ نے مطالعہ کیا ، شروع دیکھ لئے حواشی آپ نے دیکھ لئے تو اپنے ذہن ثاقب سے آپ پر مسئلہ واضح ہوا تب ، تو اس کے بعد ہیں اور صحاح ستہ موطائین اور طحاوی شریف کی اجازت دی گئی تھی ۔ وہ اجازت حضرۃ شیخ المکرمؒ کو اپنے اساتذہ اور شیوخ سے ملی تھی وہ انہوں نے ناچیز کو دی اور اب میری طرف سے آپ کو بھی اجازت ہے ۔ آپ بڑی تحقیق کے ساتھ پڑھائیں ۔ یہ دین ہے تاکہ اس میں کسی قسم کی غلطی نہ آجائے ۔

جتنا تقویٰ ہوگا ، پرہیزگاری ہوگی اور دینداری ہوگی جتنا حزم اور احتیاط ہوگی اتنا ہی اللہ کا فضل آپ کا شامل حال ہوگا ۔۔۔۔۔ آپ کا عزیز وقت میں نے لیا ۔ میرا اتنا خیال نہ تھا ۔ انشاء اللہ اب مل کر دعا کریں گے ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ ■■